9245-کیا بے ہوشی سے روزہ باطل ہوجاتا ہے

سوال

ایک روزہ دار شخص بے ہوش ہوجائے تو کیا اس کا روزہ باطل ہوجائے گا ؟

پسندیدہ جواب

امام احمد اور امام شافعی کا اس میں مسلک ہے کہ روزہ دار کے بے ہوش ہونے کی دو حالتیں ہیں :

وہ سارا دن ہی بے ہوش رہے ، یعنی وہ فجر سے قبل بے ہوش ہوا اور غروب شمس سے قبل اسے ہوش نہیں آئی ، تو اس شخص کا روزہ صحیح نہیں ، بلکہ اس شخص پر اس دن کی قضاء لازم ہے ۔

اس کے روزہ کے صحیح نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ روزہ تو نیت کے ساتھ روزہ توڑنے والی اشیاء سے پرہیز کرنے کا نام ہے ۔

کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(وہ کھانا پینا اور اپنی شھوت صرف میرے لیے ترک کرتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151) ۔

تو اس حدیث میں اللہ تعالی نے ترک کی اضافت صائم یعنی روزے دار کی طرف کی ہے ، اور بے ہوش شخص کی طرف تو ترک کرنے کی اضافت نہیں ہو سکتی ۔

اور اس کے روزہ کو بعد میں بطور قضاء رکھنے کی دلیل اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

{اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے} البقرۃ (185) ۔

دوسری حالت :

یہ کہ دن کے کسی حصہ میں اسے ہوش آجائے - چاہے ایک لحظہ ہی - دن کے شروع میں یا پھر درمیان اور آخر میں ہوش آنا برابر ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

صحیح قول یہی ہے کہ دن کے کسی بھی حصہ میں ہوش آنا شرط ہے ۔ اھ

یعنی بے ہوش ہونے والے شخص کا روزہ صحیح ہونے کے لیے دن کے کسی حصہ میں ہوش میں آنا شرط ہے ۔

اس کا روزہ صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جب دن میں وہ کسی بھی وقت ہوش میں آجائے تو اس کا روزہ توڑنے والی اشیاء سے رکنا بالجملہ ثابت ہوگیا ۔

دیکھیں : حاشیۃ ابن قاسم علی الروض المربع (3/381) ۔

جواب کا خلاصہ :

جب کوئی شخص پورا دن یعنی طلوع فجر سے غروب شمس تک ہی بے ہوش رہے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا، بلکہ اس کے ذمہ قضاء ہوگی۔

اور جب دن کے کسی بھی حصہ میں اسے ہوش آجائے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا، امام احمد، امام شافعی رحمہم اللہ تعالی کا یہی مسلک ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔

دیکھیں: المجموع (344/4) الشرح الممتع (365/6)۔

واللہ اعلم.